هكذا حج الرسول صلى الله عليه وسلم

سماحة الشیخ / عبد العزیز بن عبد اللہ بن باز رح

لَبَّيْكَ اللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ

میں حاضر ہوں اے میرے رب میں حاضر ہوں'

لَبَّيْكَ لَا شَرِيكَ لَكَ لَبَّيْكَ

میں حاضر ہوں تیرا کوئی شریک نہیں میں حاضر ہوں'

إِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ

بے شک (ساری) تعریفیں اور نعمتیں تیرے ہی لئے ہیں اور

وَالْمُلْكَ لَا شَرِيكَ لَكَ

(ساری) بادشاہی بھی، تیرا کوئی شریک نہیں ۔
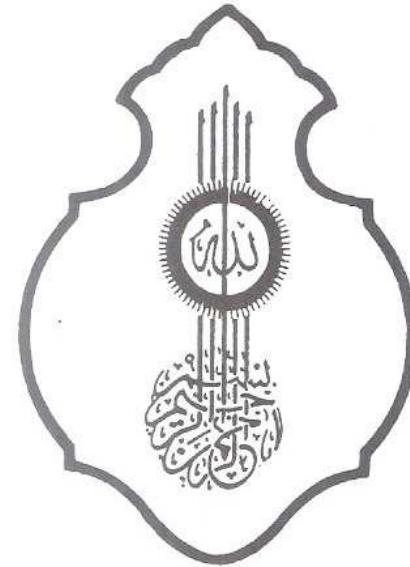
ISBN: 9960-740-44-7

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا حج

ہر قسم کی تعریف صرف اللہ سبحانہ و تعالیٰ کے لیے اور اللہ تعالیٰ کے بندے اور رسول، اور ہمارے نبی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر درود و سلام ہو۔ اور آپ کی اولاد، صحابہ کی جماعت اور صحابہ کی راہ پر چلنے والے جملہ مسلمانوں پر رحمتیں ہوں۔

حجاج کرام! میں اپنے اور آپ کے لیے اللہ تعالیٰ سے ہر اس کام کی توفیق چاہتا ہوں جو اسے راضی کردے۔ اور گمراہ فتنوں سے اس کی حفاظت چاہتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں دعا کرتا ہوں

کہ وہ تمام مسلمانوں کو اس طرح حج کرنے کی توفیق دے جو اسے پسند ہو اور جسے وہ شرف قبولیت سے نوازے۔

برادران اسلام! تمام مسلمانوں سے میری یہ درخواست ہے کہ وہ ہرحال میں اللہ تعالیٰ سے ڈریں اور دین پر استقامت اختیار کریں اور ہر معاملے میں اس کی ناراضگی سے بچیں۔ بلاشبہ اہم ترین فریضہ اور سب سے ضروری بات اللہ تعالیٰ کی توحید اور جملہ عبادات میں اخلاص اور اپنے ہر قول و فعل میں اتباع رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو پیش نظر رکھنا ہے۔

جہاں تک حج اور دیگر عبادات کا تعلق ہے تو انہیں یوں ادا کیا جائے جس طرح اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب، رسول، کائنات میں سب سے

برگزیدہ، ہمارے نبی اور قائد حضرت محمد بن عبداللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعے سے ہمیں بتایا اور سکھایا ہے۔ یہاں یہ بات بھی جان لیجیے کہ سب سے بڑا اور گھناؤنا جرم اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک ہے اور شرک سے مراد عبادات میں کسی دوسرے کو اللہ تعالیٰ کا شریک قرار دینا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿ إِنَّ ٱللَّهَ لَا يَغْفِرُ أَن يُشْرَكَ بِهِۦ وَيَغْفِرُ مَا دُونَ ذَٰلِكَ لِمَن يَشَآءُ ﴾

ترجمہ: اللہ تعالیٰ شرک کو کسی صورت معاف نہیں کرے گا اور اس کے علاوہ جس گناہ کو وہ چاہے گا معاف کردے گا۔ (النساء: ٤٨، ١١٦)

ایک دوسری جگہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ اپنے نبی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو مخاطب کرتے

ہوئے فرمایا:

﴿ وَلَقَدْ أُوحِيَ إِلَيْكَ وَإِلَى الَّذِينَ مِن قَبْلِكَ لَئِنْ أَشْرَكْتَ لَيَحْبَطَنَّ عَمَلُكَ وَلَتَكُونَنَّ مِنَ الْخَاسِرِينَ ﴾

ترجمہ: آپ اور آپ سے قبل تمام انبیاء پر وحی کی گئی ہے اگر (تم میں سے کسی نے) شرک کیا تو تمہارے جملہ اعمال ضائع ہوجائیں گے اور تم زیاں کار ہوجاؤ گے۔ (الزمر: ٦٥)

حجاج عظام! ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ہجرت مدینہ کے بعد صرف ایک ہی حج کیا اور وہ بھی اپنی حیات مبارکہ کے آخری ایام میں کیا، اسے "حجۃ الوداع" کہا جاتا ہے۔ اس میں آپ نے لوگوں کو اپنے قول و فعل سے حج کے

تمام طریقے بتادیے اور فرمایا:

«خُذُوْ عَنِّي مَنَاسِكَكُمْ»

ترجمہ: "مجھ سے حج کے طریقے سیکھ لو"۔

دنیا بھر کے مسلمانوں کے لیے یہ بات نہایت ضروری ہے کہ وہ عین اس طرح امورِ حج بجالائیں جس طرح انہیں کائنات کے ہادی و معلم صلی اللہ علیہ وسلم نے تعلیم دی۔ جنہیں رب العزت نے جہانوں کے لیے رحمت اور جملہ لوگوں پر حجت بنا کر بھیجا۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کو حکم دیا کہ وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کریں اور یہ بتایا کہ وہ آپ کی اتباع ہی کی بدولت جنت میں داخل ہوسکتے ہیں اور جہنم سے نجات پاسکتے ہیں۔ آپ کی ذات وہ دلیل ہے جس سے بندے کی اپنے رب سے اور رب کی اپنے بندے

سے محبت کی جانچ پرکھ ہوتی ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿ وَمَآ ءَاتَىٰكُمُ ٱلرَّسُولُ فَخُذُوهُ وَمَا نَهَىٰكُمْ عَنْهُ فَٱنتَهُوا۟ ﴾

ترجمہ: "جو کچھ تمہیں رسول دے، وہ لے لو اور جس سے وہ روکے، رک جاؤ"۔ (الحشر: ۷)

اور فرمایا:

﴿ وَأَقِيمُوا۟ ٱلصَّلَوٰةَ وَءَاتُوا۟ ٱلزَّكَوٰةَ وَأَطِيعُوا۟ ٱلرَّسُولَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُونَ ﴾

ترجمہ: نماز قائم کرو، زکوٰۃ ادا کرو اور رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کی فرماں برداری کرو تاکہ تم پر رحم کیا جائے۔ (النور: ۵۶)

دوسری جگہ فرمایا:

﴿ مَّن يُطِعِ ٱلرَّسُولَ فَقَدْ أَطَاعَ ٱللَّهَ ﴾

ترجمہ: "جس نے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کی اطاعت کی اس نے اللہ کی اطاعت کی"۔ (النساء: ۸۰)

مزید فرمایا:

﴿ لَّقَدْ كَانَ لَكُمْ فِى رَسُولِ ٱللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ لِّمَن كَانَ يَرْجُوا۟ ٱللَّهَ وَٱلْيَوْمَ ٱلْءَاخِرَ وَذَكَرَ ٱللَّهَ كَثِيرًا ﴾

ترجمہ: "بلاشبہ تمہارے لیے رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) کی ذات میں بہترین نمونہ ہے۔ یہ اس شخص کے لیے ہے جو روز جزاء اور اللہ تعالیٰ کی ملاقات کی امید رکھتا ہے اور اللہ تعالیٰ کو بکثرت یاد کرتا ہے۔" (الاحزاب: ۲۱)

ایک اور مقام پر فرمایا:

﴿وَمَن يُطِعِ ٱللَّهَ وَرَسُولَهُۥ يُدْخِلْهُ جَنَّـٰتٍ تَجْرِى مِن تَحْتِهَا ٱلْأَنْهَـٰرُ خَـٰلِدِينَ فِيهَا ۚ وَذَٰلِكَ ٱلْفَوْزُ ٱلْعَظِيمُ ۝ وَمَن يَعْصِ ٱللَّهَ وَرَسُولَهُۥ وَيَتَعَدَّ حُدُودَهُۥ يُدْخِلْهُ نَارًا خَـٰلِدًا فِيهَا وَلَهُۥ عَذَابٌ مُّهِينٌ﴾

ترجمہ : "جس شخص نے اللہ اور اس کے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کی اطاعت کی وہ اسے ایسے باغات میں داخل کرے گا جن میں نہریں بہتی ہوں گی وہ ان میں ہمیشہ رہیں گے اور یہ بہت بڑی کامیابی ہے"۔ (النساء : ۱۳)

اور دوسرے مقام پر فرمایا:

﴿قُلْ يَـٰٓأَيُّهَا ٱلنَّاسُ إِنِّى رَسُولُ ٱللَّهِ إِلَيْكُمْ جَمِيعًا ٱلَّذِى لَهُۥ مُلْكُ ٱلسَّمَـٰوَٰتِ وَٱلْأَرْضِ ۖ لَآ

إِلَـٰهَ إِلَّا هُوَ يُحْىِۦ وَيُمِيتُ ۖ فَـَٔامِنُوا۟ بِٱللَّهِ وَرَسُولِهِ ٱلنَّبِىِّ ٱلْأُمِّىِّ ٱلَّذِى يُؤْمِنُ بِٱللَّهِ وَكَلِمَـٰتِهِۦ وَٱتَّبِعُوهُ لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُونَ﴾

ترجمہ : "کہہ دیجیے، اے لوگو! بے شک میں تم سب کی طرف رسول بن کر آیا ہوں۔ اللہ وہ ہے جو ارض و سما کا حکمران ہے۔ اس کے علاوہ کوئی معبود نہیں وہ زندہ کرتا اور مارتا ہے۔ تم اللہ اور اس کے رسول پر جو نبی امّی ہے، ایمان لاؤ، وہ جو اللہ اور اس کے کلمے پر ایمان رکھتا ہے اس کی پیروی کرو تاکہ تم ہدایت پاؤ"۔(الاعراف : ۱۵۸)

ایک اور جگہ فرمایا:

﴿قُلْ إِن كُنتُمْ تُحِبُّونَ ٱللَّهَ فَٱتَّبِعُونِى يُحْبِبْكُمُ ٱللَّهُ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوبَكُمْ ۗ﴾

ترجمہ: "اے پیغمبر! کہہ دیجیے، اگر تم اللہ تعالیٰ سے محبت رکھتے ہو تو میری پیروی کرو، اللہ تم سے محبت کرے گا اور تمہارے گناہ معاف کردے گا"۔ (آل عمران : ۳۱)

اس مفہوم کی قرآن مجید میں بکثرت آیات ہیں۔ بس آپ سب کی خدمت میں گزارش یہ ہے کہ ہر حال میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع، اللہ کا ڈر اور سچائی اختیار کریں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اقوال و افعال کی پیروی کریں تاکہ دنیا و آخرت کی کامیابی آپ کے قدم چومے۔

حجاج کرام! ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم ۸ ذی الحجہ کو مکے سے منیٰ تلبیہ کہتے ہوئے نکلے۔ اور آپ نے اپنے ساتھیوں کو حکم دیا کہ وہ اپنے اپنے مقامات ہی سے حج کا احرام باندھ لیں۔ اور منیٰ

کی طرف چل پڑیں اور آپ نے انہیں طواف وداع کا حکم ارشاد نہ فرمایا۔ اس سے واضح ہوگیا کہ سنت یہ ہے کہ اہل مکہ اور مقیم وغیرہ اور عمرے کا احرام کھول دینے والے، یہ تمام حجاج ۸ ذی الحجہ کو حج کے لیے تلبیہ پکارتے ہوئے منیٰ روانہ ہوں اور ان کے لیے یہ کوئی حکم نہیں ہے کہ وہ طواف وداع کے لیے کعبہ جائیں۔

حجاج کرام لیے مستحب ہے کہ حج کے احرام کے وقت اسی طرح غسل اور صفائی کریں اور خوشبو استعمال کریں جس طرح انہوں نے میقات کے احرام کے وقت کی تھی۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو اس بات کا حکم دیا تھا جب انہوں نے حج کا ارادہ کیا اور وہ ابھی عمرے کے لباس میں تھیں کہ انہیں مکہ میں

داخل ہوتے وقت حیض شروع ہوگیا اور طواف
ان کے لیے ممکن نہ رہا یہاں تک کہ منیٰ جانے کا
وقت آ گیا تو آپؐ نے انہیں حکم دیا کہ غسل
کرلیں اور حج کی نیت سے منیٰ چلی جائیں۔ چنانچہ
انہوں نے اسی طرح غسل کیا جس طرح پہلے کیا
تھا اور قارن ہوگئیں یعنی انہوں نے حج اور عمرے
کی ایک ساتھ نیت کی ۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام
رضی اللہ عنہم جب منیٰ پہنچ گئے تو انہوں نے
وہاں ظہر، عصر، مغرب اور عشاء اور فجر کی نمازیں
قصر کرکے پڑھیں اور انہیں یکجا نہ کیا۔ اس لئے
ہمارے لیے بھی ان نمازوں کو اسی طرح قصر
کے ساتھ ادا کرنا سنت ٹھہرا۔ جب حجاج کرام منیٰ
کے لیے روانہ ہوں تو ان کے لیے یہ سنت ہے

کہ وہ تلبیہ، ذکر الٰہی اور تلاوت قرآن، امر
بالمعروف اور نہی عن المنکر اور محتاجوں کے ساتھ
لطف و احسان اور اتفاق جیسے بھلے کاموں میں
مصروف رہیں۔

جب یوم عرفہ یعنی ۹ ذی الحجہ کا آفتاب طلوع
ہوا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام رضی
اللہ عنہم بلند آواز میں تلبیہ اور تکبیرات کہتے
ہوئے عرفات روانہ ہوئے۔ جب آپ صلی اللہ
علیہ وسلم عرفات کے میدان میں پہنچ گئے تو آپ
ایک اونی خیمے میں داخل ہوگئے جو آپ صلی اللہ
علیہ وسلم کے لیے بنایا گیا تھا۔ آپ اس کے
سائے میں ٹھہرے۔ یہاں سے اس بات کا جواز ملتا
ہے کہ حاجی دھوپ اور گرمی سے بچاؤ کے لیے
خیموں اور درختوں وغیرہ کے سایہ سے فائدہ

اٹھاسکتے ہیں۔ جب سورج ڈھل گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی سواری پر سوار ہوئے اور لوگوں سے خطبہ ارشاد فرمایا۔ انہیں پند و نصائح فرمائیں، حج کے طریقے بتائے۔ انہیں بری باتوں مثلاً سود اور جاہلیت کے دیگر کاموں سے بچنے کا حکم ارشاد فرمایا۔انہیں تفصیل سے بتایا کہ ان کے آپس کے خون، مال اور عزتیں ان پر حرام ہیں۔ آپ نے انہیں کتاب و سنت کو مضبوطی کے ساتھ پکڑنے کی تلقین کی۔ انہیں بتلایا کہ جب تک وہ قرآن و سنت کو مضبوطی سے تھامے رکھیں گے ہرگز گمراہ نہیں ہوں گے۔

سب مسلمانوں پر ضروری ہے کہ وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی اس ہدایت کو مضبوطی کے ساتھ پکڑیں اور وہ جہاں بھی ہوں اسی پر قائم رہیں۔

اسی طرح تمام ارباب اختیار کا یہ فریضہ ہے کہ وہ قرآن و سنت سے اچھی طرح وابستہ رہیں اور اپنے تمام معاملات میں اسی کے مطابق فیصلے کریں۔ اور اپنے تمام شعبوں میں قانوناً اسی کا نفاذ عمل میں لائیں۔ یہ دنیا و آخرت میں عزت، کرامت، سعادت اور نجات کا ذریعہ ہے۔ اللہ ہم سب کو اس کی توفیق بخشے۔ آمین

پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک اذان اور دو اقامتوں کے ساتھ ظہر اور عصر کی نمازیں ظہر کے وقت قصر کے ساتھ پڑھائیں۔ بعد ازاں آپ نے وقوف عرفہ کیا اور قبلے کی طرف رخ کیا اور اپنی سواری پر ہی ٹھہر کر ذکر و مناجات میں لگے رہے اور ہاتھ اٹھا اٹھا کر دعائیں کیں یہاں تک کہ سورج غروب ہوگیا اس روز آپ صلی

اللہ علیہ وسلم نے روزہ نہیں رکھا تھا۔ حاجیوں کو
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی میں ذکر و
اذکار اور دعائیں کرنی چاہئیں۔ اور روزہ نہیں رکھنا
چاہیے۔ صحیح حدیث سے ثابت ہے کہ نبی اکرم
صلی اللہ علیہ وسلم نے یوم عرفہ کی شان میں فرمایا:

«مَا مِنْ يَوْمٍ أَكْثَرُ عِتْقًا مِّنَ النَّارِ مِنْ يَوْمِ عَرَفَةَ
وَإِنَّهُ سُبْحَانَهُ لَيَدْنُو فَيُبَاهِي بِهِمْ مَلَائِكَتَهُ»

اللہ تعالیٰ یوم عرفہ سے بڑھ کر کسی دن مجرمین
کو جہنم سے آزاد نہیں فرماتا۔ اور اس روز اللہ
تعالیٰ اپنے الطاف و اکرام کے ساتھ بندوں کے
قریب آجاتا ہے اور وہ انہیں دیکھ کر فرشتوں پر
فخر کرتا ہے۔
آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ بھی روایت ہے:

«انْظُرُوا إِلَى عِبَادِي! أَتَوْنِي شُعْثًا غُبْرًا يَرْجُونَ
رَحْمَتِي أُشْهِدُكُمْ أَنِّي قَدْ غَفَرْتُ لَهُمْ»

اس روز اللہ تعالیٰ فرشتوں سے کہتا ہے کہ اے
فرشتو! میرے ان بندوں کو دیکھو کہ میرے پاس
خاک آلود جسموں اور بکھرے ہوئے بالوں کے
ساتھ میری رحمت کے امیدوار بن کر آئے ہیں۔
میں تمہیں گواہ بنا کر کہتا ہوں کہ میں نے ان کو
بخش دیا۔
آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے صحیح سند کے
ساتھ یہ بھی ثابت ہے کہ آپ نے فرمایا:

«وَقَفْتُ هٰهُنَا وَعَرَفَةُ كُلُّهَا مَوْقِفٌ»

"میں اس جگہ ٹھہرا رہا ہوں اور پورا عرفہ
جائے قیام ہے" رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
غروب آفتاب کے بعد مزدلفہ کی جانب باآواز بلند

تلبیہ کہتے ہوئے روانہ ہوئے وہاں ایک اذان دو
اقامت سے مغرب کی تین رکعات فرض اور عشاء
کی دو رکعات فرض ادا کیں (جبکہ وتر حسب
معمول ادا فرمائے)۔ اور رات وہیں ٹھہرے،
پھر صبح فجر کی نماز پڑھائی اور اس سے قبل دو
رکعت سنت ادا کیں۔ پھر مشعر الحرام آکر اللہ
اکبر، لا الٰہ وغیرہ پاکیزہ اذکار باآواز بلند کہے اور
ہاتھ اٹھا کر دعائیں کیں۔

آپ کے ارشاد گرامی «وَقَفْتُ هٰهُنَا» الخ سے
پتہ چلا کہ سارا مزدلفہ ٹھہرنے کی جگہ ہے۔ ہر حاجی
اپنی جگہ ٹھہرے اور وہیں پر ذکر و استغفار کرتا
رہے یہ ضروری نہیں کہ وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ
وسلم کے ٹھہرنے کی جگہ پر ہی جانے کی کوشش
کرے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے رات کے

وقت کمزور و ناتواں لوگوں کو منیٰ کی طرف روانہ
ہونے کی رخصت عنایت فرمائی۔ آپ صلی اللہ
علیہ وسلم کے اس ارشاد سے کمزور، بوڑھے،
ناتواں، بیمار اور خواتین کو مزدلفہ قیام کرنے کے
بعد رات کے آخری حصے میں منیٰ جانے کی
اجازت ملتی ہے۔ وہ اس رخصت پر عمل کرنے
کے ساتھ ہجوم اور دھکم پیل کی تکلیف سے بچ
سکتے ہیں۔ اور ان کے لیے رات ہی کو جمرہ کو
کنکریاں مارنا جائز ہے۔ حضرت ام سلمہ رضی اللہ
عنہا اور حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا
نے کہا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خواتین
کو اس کی اجازت دی تھی۔ چنانچہ اس کے بعد
صبح کے جھٹ پٹے میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم
نے منی کا عزم فرمایا اور تلبیہ کہتے ہوئے روانہ

ہوئے۔ وہاں پہنچ کر آپؐ نے جمرہ عقبہ کو سات
کنکریاں ماریں اور ہر رمی کے وقت "اللہ اکبر" کہتے
رہے۔ بعد ازاں آپ نے قربانی کی اور سر مبارک
منڈوایا۔ اور حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا
نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو خوشبو لگائی۔ اس
کے بعد آپؐ بیت اللہ تشریف لے گئے اور
طواف کیا۔ اس موقع پر آپؐ سے بعض مسائل
دریافت کئے گئے جن میں رمی سے قبل قربانی
کرنے اور قربانی سے قبل سر منڈوانے اور رمی سے
قبل بیت اللہ میں طواف افاضہ کے لیے آنے کی
بابت پوچھا گیا۔ ان سب کے جواب میں آپ
نے فرمایا «لَاحَرَجَ» یعنی کوئی حرج نہیں۔ راوی
نے کہا، اس روز کسی کام کو آگے پیچھے کرنے کی
بابت آپ سے جو بھی سوال پوچھا گیا، تو آپ

صلی اللہ علیہ وسلم نے یہی جواب دیا «لَاحَرَجَ»
(کوئی بات نہیں) ایک اور آدمی نے سوال کیا، یا
رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! میں نے طواف
سے پہلے سعی کرلی تھی تو آپ نے فرمایا «لَاحَرَجَ»
یعنی کوئی حرج نہیں۔

حجاج کے لیے سنت یہ ہے کہ عید کے روز
(۱۰ ذی الحج کو) جمرہ عقبہ کی رمی کریں۔ قربانی کی
طاقت ہو تو قربانی کریں۔ (اور جنہیں قربانی کی
طاقت نہ ہو وہ تین روزے وہاں اور سات
روزے واپس گھر آکر رکھیں۔) قربانی کے بعد
حلق یا تقصیر کریں۔ لیکن حلق، تقصیر سے افضل
ہے (حلق سر منڈوانے کو اور تقصیر بال کتروانے
کو کہتے ہیں) حدیث میں ہے بے شک رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے حلق کرنے والوں کے لیے

بخشش و رحمت کی تین بار اور تقصیر کرانے والوں
کے لیے ایک بار دعا فرمائی۔ اس موقع پر حاجی پہلی
مرتبہ حلال ہوجاتا ہے اور وہ سلا ہوا کپڑا پہن سکتا
ہے خوشبو وغیرہ استعمال کرسکتا ہے۔ اس وقت
اس کے لیے ہر وہ چیز حلال ہوجاتی ہے جو احرام
کے دوران حلال نہ تھی۔ البتہ بیوی سے مباشرت
حلال نہیں۔

اس کے بعد حاجی عید یا اس سے اگلے روز
طواف و سعی کرے بشرطیکہ حج تمتع ہو۔ اگر حج
قران یا حج افراد ہو تو طواف قدوم کے ساتھ کی
گئی سعی ہی کافی ہوگی۔ لیکن اگر طواف قدوم میں
سعی نہ کی گئی ہو تو پھر اس طواف کے ساتھ
سعی واجب ہوگی۔ اس کے بعد رسول اکرم صلی اللہ
علیہ وسلم منیٰ تشریف لے گئے اور ۱۳ ذی الحجہ کی

رمی سے فراغت پانے تک وہیں قیام فرمایا۔ آپ
روزانہ زوال کے بعد ہر جمرہ کو سات سات کنکریاں
مارتے اور ہر کنکری پھینکتے وقت تکبیر کہتے۔ آپ
صلی اللہ علیہ وسلم نے پہلے اور آخری جمرے کی
رمی کرنے کے بعد دونوں ہاتھ اٹھا کر دعا کی: دعا
کے وقت جمرہ اولیٰ آپ کے دائیں اور جمرہ عقبہ
بائیں جانب تھا۔ اور تیسرے جمرہ کے پاس رمی
کرکے آپ نہ ٹھہرے۔ اور اسی تاریخ (۱۳ ذی الحجہ)
کو آپ مقام ابطح تشریف لے گئے۔ وہاں آپ
نے ظہر، عصر، مغرب اور عشاء کی نمازیں ادا
کیں اور رات کے آخری حصہ میں مکہ مکرمہ
تشریف لائے۔ وہاں آپ نے لوگوں کو نماز فجر
پڑھائی۔ پھر طواف وداع کیا اور مقام ابراہیم کے
پاس نماز ادا کرنے کے بعد ۱۴ ذی الحجہ کی صبح

سویرے عازم مدینہ ہوئے۔

حاجی، منیٰ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کے مطابق تمام اعمال بجالائے۔ آپ منیٰ کے دنوں میں روزانہ زوال آفتاب کے بعد تینوں جمرات کو سات سات کنکریاں مارتے اور ہر کنکری کے ساتھ تکبیر کہتے۔ لہٰذا چاہیے کہ حاجی جمرہ اولیٰ کو رمی کرنے کے بعد ٹھہر جائے اور مسنون طریقہ کے مطابق قبلہ رو ہوکر دونوں ہاتھ اٹھا کر دعا کرے۔ اور جمرہ اولیٰ کو اپنی دائیں اور جمرہ عقبہ کو بائیں جانب کرے۔ ایسا کرنا مستحب ہے، واجب نہیں۔ مگر تیسرے جمرے کو رمی کرنے کے بعد نہ ٹھہرے۔ اگر کوئی شخص غروب آفتاب تک رمی نہ کرسکے تو وہ رات کے آخری حصہ تک رمی کرسکتا ہے۔ صحیح قول یہی ہے۔ یہ اللہ کی اپنے

بندوں پر خاص رحمت اور رعایت ہے۔

اگر کوئی شخص ۱۲ ذی الحجہ کی رمی کرکے فارغ ہونا چاہے تو اجازت ہے اور جو ۱۳ ذی الحجہ تک رمی کرکے فارغ ہونا چاہے تو یہ افضل ہے کیونکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا ہی کیا۔

حاجیوں کے لیے گیارھویں، بارھویں رات منیٰ میں قیام کرنا مسنون ہے۔ بہت سے ائمہ کرامؒ نے رات یہاں گزارنے کو واجب ٹھہرایا ہے اور اگر رات کا زیادہ حصہ گزارا جاسکے تو بھی کافی ہے۔ البتہ جسے کوئی شرعی عذر ہو اس کے لیے یہاں رات گزارنا ضروری نہیں۔

حاجیوں کے لیے اگرچہ ۱۳ ذی الحجہ کی رات منیٰ میں گزارنا ضروری نہیں بشرطیکہ وہ منیٰ سے غروب آفتاب سے قبل روانہ ہوجائیں۔ لیکن اگر

انہیں رات منیٰ میں آجائے تو اس صورت میں انہیں تیرھویں رات منیٰ میں ہی گزارنی چاہیے اور جو شخص ۱۲ ذی الحج کے بعد یہاں رکے اس پر رمی نہیں۔ اور جب حاجی وطن کے لیے سفر کرنا چاہے تو اس کے لیے ضروری ہے کہ وہ سات چکروں میں طواف وداع پورا کرے، کیونکہ فرمان نبویؐ ہے:

«لَا يَنْفِرْ أَحَدٌ مِّنْكُمْ حَتَّى يَكُوْنَ آخِرُ عَهْدِهِ بِالْبَيْتِ»

"یعنی کوئی شخص اس وقت تک مکہ سے نہ جائے جب تک کہ وہ آخری وقت بیت اللہ نہ جائے۔" البتہ وہ خواتین جنہیں حیض وغیرہ کی شکایت ہو وہ طواف سے مستثنیٰ ہیں ان پر طواف وداع نہیں ہے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ

عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو حکم دیا تھا کہ ان کا آخری وقت بیت اللہ کے پاس گزرے اور آپ نے حائضہ کو اس کی مجبوری کے پیش نظر رعایت فرمادی۔ اور جس شخص نے طواف افاضہ کو موخر کیا، اور واپسی کے وقت طواف کیا تو اس کا یہ طواف، طواف وداع سے کفایت کرجائے گا۔

آخر میں تمام مسلمانوں کے لیے اللہ تعالیٰ سے اس کی رضا اور پسند کے اعمال کی توفیق مانگتا ہوں۔ اور سبوح و قدوس کی بارگاہ میں یہ سوال کرتا ہوں کہ وہ ہم سے اعمال قبول کرکے ہمیں نیک لوگوں میں شامل کرلے اور وہ اس پر مکمل اختیار رکھتا ہے اور ہمارے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کی آل اور اصحاب پر درود و سلام ہو۔